Osaka University Knowledge Archive

Title	جاپانی طلبا کو اردو شعر و ادب ک□ تدریس ک□ تجربات اور تجاویز
Author(s)	Tahir, Marghoob Hussain
Citation	外国語教育のフロンティア. 2018, 1, p. 253-257
Version Type	VoR
URL	https://doi.org/10.18910/69795
rights	
Note	

Osaka University Knowledge Archive : OUKA

https://ir.library.osaka-u.ac.jp/

Osaka University

جاپانی طلبا کو اردو شعروادب کی تدریس کے تجربات اور تجاویز

日本人学生を対象とした文学教育の経験と提案

TAHIR, Marghoob Hussain

要約

世界のいずれの言語においても、文学は特に重要である。会話として発生した言語が文学として開花するには長い歳月を要する。文学には比喩、隠喩、慣用句、俚諺などによって一つの世界が出来上がっている。この世界が築かれ、続くには多くの世代の努力が費やされてきた。文学の主題や思想は、その言語を話す集団の政治的、社会的、経済的、宗教的、慣習的な要因によって形成されている。したがって文学はある集団の文化を明らかに、完璧に映し出す鏡のような存在である。また文学の文体は通常の会話とは異なるものであり、文学の理解は困難を伴うものである。文学の教育自体が難解なものである上に、外国人を対象とした文学の教育はさらに難しいものとなる。特に、その文化や慣習が全く異なる人々にとっては、異なる言語の文学は理解する上で困難なものとなりうる。

日本人学生を対象としてウルドゥー文学の歴史や詩、小説などを教育する上で筆者が感じたことは、文学史を教えつつ、ウルドゥー語の話されている社会の政治的、社会的な変容についても解説する必要があるということである。

ウルドゥー短編小説を教育する場合、日本人学生は難解な語彙を調べ、その意味を理解しようとはするが、小説全体が描こうとする主題を理解することが困難となっている。また多くの語彙や慣用表現が社会的、文化的背景のもとに用いられているため、これを理解しないことには小説の世界に入れないのである。さらに小説の文体や主題は、作家によって異なるものであり、インドとパキスタンの作家の違いのみならず、パキスタンであっても様々な地域の生活文化が異なるため、ウルドゥー語が描き出す様々な社会を理解するのは困難となる。

ウルドゥー文学を教育するに当たっては、その主題等が社会や文化を反映しているものでありつつも、学生が容易に理解できるような作品を選ぶことが求められる。そして教員は難解な語彙を分かりやすく説明することが求められる。難解な表現等をまず説明してうえで、主題に関する議論を行うことによって、作品への理解が深まるのである。また、文学の主題の変化によって、社会の変化について考察させることができるように、異なる時代の文学作品を選ぶことも必要であろう。

日本人学生にとってはウルドゥー詩の理解が最も難しい。韻律、押韻、詩形などをまず理解させ、韻文を散文に戻すことで理解が深まるのである。そのうえでウルドゥー詩固有の主題を解説し、ウルドゥー詩に慣れさせる必要がある。特に恋愛抒情詩ガザルの解説は困難で、ウルドゥー詩における恋愛観、スーフィズム、宗教的倫理観などを理解した場

合は、新しい世界が開けたような段階に入ることができる。当初は理解に時間を要するが、理解が深まり、関心を持つようになると、その内容を深く理解するようになる。語彙については、語義を教えるだけでなく、その語彙で描かれる感情などを教える必要がある。さもなくば、語義を調べるだけに労力が費やされ、文学を鑑賞できなくなるのである。日本人には音楽を好む人が少なくなく、韻律や押韻などとともに教えると、学生の関心も高まる。詩は有名で重要なものを選び、詩を解説したのちに、その内容について文章で書かせると、学生の理解度が把握できる。

キーワード：ウルドゥー語教育、ウルドゥー文学

دنیا کی تمام زبانوں میں شعروادب کو ہمیشہ خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ بولی کو زبان بننے اور پھر زبان کو ادب کے شعری اورنثری اسالیب میں ڈھلنے کے لیے صدیاں درکار ہوتی ہیں۔ شعروادب میں تشبیہات، استعارات، تلمیحات، اشارات، محاورات اور ضرب الامثال کا ایک جہان آباد ہوتا ہے اور اس جہان کو آباد کرنے میں کسی قوم کی کئی نسلیں اپنا خون جگر صرف کرتی ہیں۔ ادبی اصناف کے موضوعات، مضامین اور خیالات کا شیش محل قوم کی سیاسی، سماجی، معاشرتی، معاشی اور مذہبی تاریخ، روایات، عقائد اور رسوم ورواج کے رنگوں سے ترتیب پاتا ہے۔ اسی لیے شعروادب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں کسی قوم کی تہذیب وتمدن کا مکمل عکس بہت واضح نظر آتا ہے۔

شعروادب میں زبان وبیان انداز اور اسالیب چونکہ عام بول چال اور گفتگو کی زبان بلکہ دوسرے علوم کی زبان سے بالکل مختلف ہوتے ہیں اس لیے کسی بھی سطح پر ادبی فن پاروں کی قرائت، تفہیم اور خاص طور پر تدریس میں مختلف النوع مسائل، دقتوں، پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شعروادب کی تدریس اس وقت اور بھی زیادہ مشکل ہوجاتی ہے جب طالب علم کا تعلق کسی غیر ملک سے ہو اور وہ کوئی دوسری زبان بولتا ہو اور طالب علم اگر کسی ایسی قوم کا فرد ہو جس کی تہذیب وثقافت بھی مختلف ہو تو پھر شعروادب کے ابلاغ اور تفہیم میں گوناگوں مشکلات اور الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جاپانی طالب علموں کو اردو زبان وادب کی تاریخ، شاعری اور فکشن پڑھاتے ہوئے مجھے بھی ایسے مسائل کا سامنا رہا ہے۔ میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ اردو زبان وادب کی تاریخ بتاتے ہوئے اگر ان ادوار کی مختصر سیاسی تاریخ اور سماجی اور معاشرتی تبدیلیوں سے بھی ساتھ ساتھ آگاہ کیا جائے تو طالب علموں کی دلچسپی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

اردو افسانے کی تدریس کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔ اگر کسی ایک افسانے کے متن کی مکمل نقول طلبا کو فراہم کردی جائیں اور اس کی قرائت کے لیے کہا جائے اور مشکل الفاظ کے معانی بتادیے جائیں تو طالب علم صرف الفاظ کا ترجمہ اور مطلب جان پاتے ہیں اور افسانے کے موضوعات اور مرکزی خیال کو گرفت میں لینا ان کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بہت سے الفاظ، محاورات اور اشارے کنائے ایسے ہوتے ہیں جن کا ابلاغ اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک طالب علم اس قوم کی تہذیب وثقافت، معاشرت اور مزاج سے آشنا نہ ہوں۔

ایک اور دقت یہ ہے کہ مختلف افسانہ نگاروں کے اسالیب اور موضوعات مختلف ہوتے ہیں اس کے علاوہ

ہندوستان اور پاکستان میں مختلف قومیں آباد ہیں۔ پاکستان میں بھی کئی قومیں ہیں مثلاً پنجابی، سندھی، پٹھان اور بلوچ وغیرہ ان سب قوموں کا رہن سہن، رسوم ورواج اور معاشرت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لیے اردو افسانوں میں مختلف النوع اقوام کی تہذیب ومعاشرت اور مسائل کو اردو افسانہ نگاروں نے اپنے اپنے انداز اور اسلوب میں پیش کیا ہے اس لیے اردو افسانوں کی تدریس اور تفہیم وابلاغ کا عمل اس وقت اور بھی مشکل ہو جاتا ہے جب طالب علم جاپانی ہوں۔

استاد کے لیے لازمی ہے کہ تدریس کے لیے وہ نہ صرف ایسے افسانوں کا انتخاب کرے جن کے موضوعات اور واقعات کو دوسری معاشرت اور تہذیب سے تعلق رکھنے والے طالب علم آسانی سے سمجھ سکیں بلکہ استاد کو یہ بھی چاہیے کہ وہ افسانے کی زبان کو بھی سادہ اور سلیس انداز میں ڈھال لے تاکہ طالب علموں کے لیے سہولت ہو۔ غیر ضروری تفاصیل اور ضمنی موضوعات کو بھی حذف کیا جاسکتا ہے۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر استاد افسانے کو اپنے طالب علموں کی استعداد کے مطابق سلیس زبان میں بورڈ پر لکھے اور طالب علم اس کی قرائت کریں اس کو نقل کریں اور پھر ان کو افسانے کے موضوعات، رسوم ورواج اور سماجی ومعاشرتی مسائل سے آگاہ کیا جائے تو زیادہ مناسب رہتا ہے۔ کسی افسانے کی اس ابتدائی اور تعارفی تدریس کے بعد ان کو افسانے کے مکمل اور اصل متن کی تدریس کروانا بھی زیادہ بہتر نتائج سامنے لاتا ہے۔

مختلف افسانہ نگاروں کے مختلف موضوعات اور مسائل کے حوالے سے لکھے گئے چند افسانوں کے اس طریق تدریس کے مطابق مطالعے سے جاپانی طالب علموں کو اردو افسانے کی روایت کو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

جاپانی طالب علموں کو اردو افسانے کی تدریس کے وقت استاد کو چاہیے کہ وہ خاص طور پر ایسے افسانوں اور ایسے واقعات کا انتخاب کرے جن کے ذریعے طالب علم پاکستانی قوم کی ثقافت، معاشرت، تہذیب، رسوم ورواج، تقاریب، تہواروں اور دلچسپیوں سے آگاہ ہو سکیں۔ اسی طرح اردو کے چند شہرہ آفاق ناولوں کے کچھ منتخب حصوں کو اختصار کے ساتھ سلیس اور آسان زبان میں ڈھال کر ان کی تدریس بھی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

استاد کو چاہیے کہ وہ مختلف ادوار کے افسانہ نگاروں کے ایسے افسانوں کو تدریس کے لیے منتخب کرے جن کے ذریعے معاشرے اور سماج میں زمانے کے مطابق ہونے والی تبدیلیوں سے بھی آگاہ کیا جا سکے۔ اور معاشرے کے مختلف حیثیت کے افراد اور مختلف طبقوں کی زندگی سے بھی تعارف کرایا جا سکے۔

جاپانی طالب علموں کے لیے اردو شاعری کی تفہیم، تعلیم اور تدریس سب سے زیادہ مشکل مرحلہ ہے۔ سب سے پہلے تو اوزان اور بحور کی وجہ سے مصرعہ اور اشعار میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر الجھن کا باعث بنتی ہے اس لیے استاد کو چاہیے کہ وہ سب سے پہلے طالب علموں کو شاعری کی اس تکنیک سے آگاہ کرے اور یہ مشق کروائے کہ طالب علم الفاظ کی شعری ترتیب کو تبدیل کر کے نثری اسلوب کے قریب تر لاسکیں تاکہ شعر کی تفہیم ہو سکے۔

دوسرے مرحلے میں استاد کو چاہیے کہ وہ اردو شاعری کے بنیادی موضوعات سے طالب علموں کو متعارف کروائے اور ان موضوعات سے اپنے طالب علموں کو مانوس کروائے۔

اردو شاعری کا اسلوب ، آہنگ ، روایات ، ماحول ، فضا یعنی پورا کا پورا مزاج ہی جاپانی قوم اور جاپانی طلبا کے لیے نامانوس ہوتا ہے۔ خاص طور پر غزل کی صنف تو بالکل اجنبی ہوتی ہے۔

جاپانی قوم کی ثقافت ، تہذیب اور معاشرت کے اختلاف کی وجہ سے اردو شاعری اور جاپانی شعروادب کے تصورات میں بھی فرق ہے ۔ اس لیے شاعری کی تدریس کی ابتداء ہی میں طالب علموں کو بنیادی شعری تصورات کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کرنا چاہیے مثلاً جاپانی قوم کے اور اردو شاعری کے تصور عشق میں بہت فرق ہے۔

اردو شاعری کی تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ طالب علموں کو اردو کی کلاسیکی شاعری کے تصور عشق کی تفصیل سے روشناس کرایا جائے۔ اردو شاعری میں حسن وعشق کے تصورات مذہبی عقائد اور تصوف کی روایات سے وابستہ ہیں ۔ مذہبی عقائد ، روایات ، تلمیحات اور تصوف کے اسرار ورموز جاپانی طالب علموں کے لیے کسی اجنبی دنیا اور کائنات کے انکشاف کا درجہ رکھتے ہیں۔

ابتداء میں طالب علموں کو ان اجنبی تصورات سے مانوس ہونے میں دقت پیش آتی ہے لیکن جوں جوں وہ تصورات اور خیالات وموضوعات کے اس نئے دائرے میں داخل ہوتے ہیں ان کی دلچسپی میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ عقائد اور روایات کے علاوہ شاعری میں جذبات ، احساسات اور کیفیات کی ترجمانی ہی شاعری کی اصل روح ہے، لیکن جذبات احساسات اور کیفیات کا اظہار جس قدر مشکل ہے کسی مختلف زبان ، ثقافت اور معاشرت سے تعلق رکھنے والے کسی فرد کے لیے ان کا ابلاغ اور تفہیم اس سے بھی زیادہ مشکل ہے اس لیے استاد کو چاہیے کہ وہ طالب علموں کو صرف الفاظ کے معانی اور شعر کے مفہوم سے ہی آگاہ نہ کرے بلکہ جذبات واحساسات اور کیفیات کی اس دنیا سے بھی متعارف کروائے جو عشق ، وصل ، ہجر ، جبر اور نارسائی جیسے موضوعات میں پنہاں ہوتی ہے۔

ایسی نظموں کی تدریس بھی ضروری ہے جن کا تعلق مختلف سیاسی ، سماجی اور معاشرتی موضوعات سے ہو یہ بھی ضروری ہے کہ ابتداد میں مشاہیر شعراء کی ایسی غزلیں تدریس کے لیے منتخب کی جائیں جن کا اسلوب اور زبان سادہ اور عام فہم ہو زیادہ ثقیل اور مشکل زبان کی حامل غزلوں کی تدریس سے طالب علم زبان اور معانی کی مشکلات سے اکتا جاتے ہیں اور ان کی ساری توجہ اور توانائی زبان کی گتھیاں سلجھانے اور الفاظ کے معانی سمجھنے میں صرف ہو جاتی ہے اور وہ شعر کے مفہوم اور موضوع تک نہیں پہنچ پاتے۔ اس لیے درجہ بدرجہ آسان سے مشکل شعری زبان کی تدریس مرحلہ وار کرنا چاہیے۔

ترنم اور موسیقی کو جاپانی ثقافت اور موسیقی میں خاص دخل ہے اس لیے جن غزلوں کی بحریں رواں اور مترنم ہوں اور خوش صوت الفاظ اور اندرونی قوافی کا التزام ہو اور جن کی ردیفیں سبک ہوں وہ جاپانی طالب علموں کے لیے زیادہ پرکشش ہوتی ہیں۔ ان غزلوں کی تفہیم بھی آسان ہو جاتی ہے اور ایسی غزلوں کے اشعار طالب علم آسانی سے یاد بھی کر لیتے ہیں۔

نظموں کے انتخاب اور تدریس میں بھی نظموں کے اسلوب اور زبان کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے ایسی چند اہم اور مشہور نظموں کی تدریس لازمی ہے۔ اگر نظمیں زیادہ طویل ہوں تو ان کے صرف منتخب حصوں ، بندوں یا

اشعار کی تشریح اور توضیح کافی رہے گی۔

نظموں کی تدریس اور ان کے مفاہیم سے آگاہ کرنے کے بعد طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ ان نظموں کا مفہوم نثر میں تحریر کریں۔ ان تحریروں سے استاد کو اندازہ ہوتا ہے کہ طالب علم کس حد تک نظموں کے مفہوم کو سمجھ سکے ہیں۔

آخر میں استاد کے لیے ضروری کہ وہ اردو شاعری کی ان تمام اصناف کا مختصر تعارف بھی کروائے جن کی تدریس نہیں کی گئی تا کہ طالب علم اردو شاعری کے تمام سرمایے اور شعری اصناف سے آگاہ ہو جائیں۔

ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر